اکائی 3۔ تدریسی مقاصد اور درجہ کا نظم و نسق

(Instructional Objectives and Classroom Management)

اکائی کے اجزا

3.0 تعارف(Introduction)

3.1 مقاصد(Objectives)

3.2 تدریس میں اغراض، مقاصد، ہدایتی مقاصد اور ہدف کے مختلف تصورات کی تفہیم

(Understanding of different concepts of goals, objectives, instructional objectives, and goals in teaching)

3.3 بلوم کے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی(Bloom taxonomy of educational objectives)

3.3.1 تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کے مختلف علاقہ (ذہنی علاقہ، جذباتی علاقہ، حسی و حرکی علاقہ

(Different Domains of Taxonomy of educational objectives (Cognitive Domain, Affective)

(Domain, Psychomotor Domain)

3.4 درجہ کے نظم و نسق اور تنظیم کے معنی(Meaning of Classroom management and organization)

3.5 درجہ کے نظم و نسق اور تنظیم میں استاد کا کردار

(Role of Teacher in Classroom management and organization)

3.6 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

3.7 فرہنگ(Glossary)

3.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercises)

3.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

3.0 تمہید (Introduction)

تعلیم ایک ایسا عمل ہے جو ہمارے معاشرے، کلچر اور ثقافت کے ساتھ ساتھ ہماری تہذیب، تمدن اور تاریخی ورثہ کو متاثر کرتا ہے۔ تعلیم کا عمل تدریس سے مکمل ہوتا ہے، یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے معاشرے کے نظام میں ہم ربطگی پیدا ہوتی ہے، معاشرے کے

اندر بیداری پیدا ہوتی ہے، معاشرہ ترقی اور جدیدیت کی طرف رخ کرتا ہے، معاشرے کی اقدار، قاعدے و قوانین اور آداب واخلاق پروان چڑھتے ہیں۔ تعلیم کا عمل درس و تدریسی عمل سے ہی پروان چڑھتا ہے۔ماہرین کی نظر میں تدریس ایک با مقصد عمل تسلیم کیا جاتا ہے" جب کوئی ماہر شخص کسی کم ماہر شخص کو معلومات یا کوئی ہنر فراہم کرتا ہے" تو تعلیم کا عمل تدریس سے مکمل ہوتا ہے۔ یہاں پر ہم لفظ "فراہم" کرنے پر غور کریں گے۔"فراہم کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ کسی کے ساتھ اپنے تجربات کا اشتراک کرنا یا معلومات کا تبادلہ کرنا۔ تدریس ایک ایسا عمل ہے جو کہ سائنس کے ساتھ ساتھ ایک فن کے طور پر بھی سمجھا اور تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہم اس اکائی میں تدریس کی فنی مہارتوں، تدریس کے اغراض و مقاصد اور ہدف کے مختلف تصورات کے ساتھ ساتھ درجہ کے نظم ونسق اور اس کی تنظیم میں اساتذہ کے کردار کو سمجھیں گے۔

3.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ؛

- تدریس کے اغراض اور مقاصد بیان کر سکیں۔
- تدریس کے ہدایتی مقاصد اور ہدف کے بیچ کے فرق کو واضح کر سکیں۔
- بلوم کے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کو سمجھ سکیں۔
- ذہنی علاقہ، جذباتی علاقہ اور حسی و حرکی علاقہ کی وضاحت کر سکیں۔
- درجہ کے نظم اور تنظیم کو سمجھ کر وضاحت کر سکیں۔
- درجہ کی تنظیم میں اساتذہ کے کردار و عوامل کو سمجھ سکیں۔

تدریس میں اغراض، مقاصد، ہدایتی مقاصد اور ہدف کے مختلف تصورات کی تفہیم

(Understanding of different concepts of goals, objectives, instructional objectives and goals in teaching)

تعلیم کی اہمیت اور افادیت ایک معاشرے کے لیے بہت اہم ہوتی ہے اسی بات کو واضح کرتے ہوئے ارسطو نے کہا تھا کہ "تعلیم یافتہ شخص بغیر تعلیم یافتہ شخص سے اسی طرح معتبر ہے جس طرح ایک زندہ شخص مردہ شخص سے" ارسطو کہتے ہیں کہ تعلیم ہی وہ عمل ہے جس سے ایک شخص زندہ تسلیم کیا جاسکتا ہے چونکہ تعلیم یافتہ شخص کے اندر وہ صلاحیتیں پروان چڑھ چکی ہوتی ہیں جو ایک سماجی زندگی کے لیے ضروری قرار دی گئی ہیں، جبکہ بغیر تعلیم یافتہ شخص صرف زندہ لاش کی طرح ہے جو زندگی کے کام تو انجام دیتا ہے مگر اس کی صلاحیتیں مکمل طور پر نکھر کر منظر عام پر ظاہر نہیں ہوتیں۔

تعلیم ایک بامقصد عمل ہے جس کے مقاصد تدریس سے حاصل کیے جاتے ہیں، اور تدریس ایک ایسا عمل ہے جو کہ انسانی تہذیب کی شروعات سے ہی رائج ہے۔ تمام قوموں اور نسلوں میں تدریس کو اولین اہمیت دی جاتی ہے اور اساتذہ کو ایک روحانی مقام بھی دیا جاتا ہے۔ چونکہ تدریس ایک بہت مشکل عمل ہے جس میں ایک شخص کو سماج کے ایک منظم ڈھانچے میں ڈھالا جاتا ہے، جس میں اس شخص کی مکمل ذہنی، جذباتی، جسمانی، روحانی اور پیشہ ورانہ مقصود نشوونما کی جاتی ہے تاکہ یہ شخص معاشرے کے لیے ایک اثاثہ بن سکے۔ تعلیمی عمل کے تمام اغراض، مقاصد اور ہدف کو ہم تدریس سے حاصل کرتے ہیں اس لیے تدریس کی اہمیت بھی واضح ہے۔ آیئے تدریس کے کچھ تصوارت پر بحث کرتے ہیں۔

- **تدریس ایک فن ہے:** تدریس ایک فن کے طور پر واضح کی جاتی ہے چونکہ اس میں اساتذہ کی تخیلاتی اور فنکارانہ مہارتوں اور لیاقتوں کے عمل پر زور دیا جاتا ہے جس سے درجہ میں اکتسابیت کے لیے ایک قابل قدر ماحول پیدا کیا جاسکے اور جس سے طلبا کو علم سیکھنے کے قابل بنایا جاسکے۔
- **تدریس ایک سائنس ہے:** سائنس کے طور پر تدریس اپنے ہدف کے موثر حصول کے لیے منطقی نظریات، تکنیکی اور مشینی اکتسابیت کے ساتھ ساتھ ایک سائنسی سوچ اور طریقہ کار کے اقدامات کی بھی وضاحت کرتی ہے۔
- **تدریس ایک پیشہ ورانہ اور سماجی عمل ہے:** تدریسی عوامل سے ہی ہم معاشرے کے تمام لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں اور ان کو مستقبل کے لیے تیار کرتے ہیں۔
- **تدریس ایک بامقصد اور کارکردگیوں پر مبنی عمل ہے:** تدریس کے اغراض و مقاصد کے ساتھ ساتھ ہدف بھی طے شدہ ہوتے ہیں جو کہ تعلیمی اور تدریسی کرکردگیوں کے عمل سے حاصل ہوتے ہیں۔
- **تدریس ایک ترسیلی اور لسانی عمل ہے:** تدریس سے ہی ہم طلبا کے اندر زبان کی مختلف مہارتوں کو فروغ فراہم کرتے ہیں جس سے وہ اپنے جذبات ظاہر کرسکیں اور اپنی صلاحیتوں کو منظر عام پر رکھ سکیں۔

تدریس کے اغراض و مقاصد اور ہدف

تعلیم ایک سماجی عمل تسلیم کیا جاتا ہے جس کی سرگرمی سماج کے لیے مخصوص ہے، تعلیم کے اغراض و مقاصد اور ہدف سماجی ترقی کے لیے مختص ہیں، یہ تدریسی مقاصد سماجی نظریات طے کرتے ہیں۔ یعنی تعلیم سماج کے لیے سماج سے طے شدہ ایک بامقصد عمل تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہر انسان کی زندگی کا ایک ہدف ہوتا ہے اور اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ہم اس ہدف کو مقاصد میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک مقصد کو مزید اغراض میں تبدیل کر حاصل کرتے ہیں، یعنی کسی ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں ایک مدت یعنی کچھ برس درکار ہوتے ہیں، اس لیے ہم اس ہدف کو مقاصد میں تبدیل کرتے ہیں اور ایک مقصد کو کئی اغراض میں تبدیل کرکے حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے ان تینوں کو تدریس کے زاویہ میں رکھ کر الگ الگ سمجھنا ضروری ہو جاتا ہے۔

تدریس کے ہدف

تمام تعلیمی و تدریسی اداروں، کارکنوں، اور خاص طور پر اساتذہ کو تعلیم و تدریس کے ہدف، مقاصد اور اغراض کے حوالے سے

اچھی طرح آگاہ ہونے کی ضرورت ہے۔ تعلیمی یا تدریسی ہدف، اغراض اور مقاصد سے زیادہ عام ہوتے ہیں۔ جب ہم تدریس کے ہدف کو بیان کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ طالب علم اس سبق کو کس اکتسابی عمل کے ذریعہ حاصل کرے گا؟ یہاں پر ہم یہ نہیں دیکھتے کہ کہ اس مضمون یا سبق کو پڑھنے کے بعد طالب علم کون کون سی سرگرمیوں کو انجام دیں گے؟ چونکہ ہدف کو حاصل کرنے کے لیے کچھ وقت درکار ہوتا ہے اور ایک ہدف میں بہت ساری کارکردگیوں، صلاحیتوں اور لیاقتوں کے ساتھ ساتھ دوسرے کئی عوامل کی بھی شمولیت رہتی ہے۔ جیسے ہم کہ سکتے ہیں کہ ہمارا ہدف استاد بننا ہے۔ اب استاد بننے کے لیے ہمیں تعلیمی صلاحیتیں یعنی ایک تعلیمی ڈگری کی درکار ہوگی، جو کہ ایک مقصد ہو سکتا ہے۔ تعلیمی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ایک پیشہ ورانہ ڈگری یعنی کہ بی ایڈ کی ڈگری حاصل کرنی ہوگی، جو کہ دوسرا مقصد ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں کچھ تکنیکی، فنی، ترسیلی، اور مضمون سے تعلق رکھتی ہوئی مہارتوں کے ساتھ ساتھ طلبا کی تفہیم کے لیے سماجیات کے علم، نفسیات کے علم اور دیگر صلاحیتوں اور لیاقتوں کی ضرورت ہوگی۔ یہ تمام ایک مقصد کے تحت ہم حاصل کرتے ہیں جو کہ اغراض کہلاتے ہیں۔ ہدف ایک بیان ہوتا ہے جو کہ ہمیں ایک بامقصد زندگی بسر کرنے کی راہ فراہم کرتا ہے اور جس سے ہم سیکھی ہوئی قابلیت اور اہلیت کا استعمال کرتے ہوئے اپنی زندگی کے حالات کو موثر طریقہ سے برقرار رکھنے اور معاش کے بہتر مواقع حاصل کرنے کے قابل بن جاتے ہیں۔ عام طور پر ہم کہ سکتے ہیں کہ ہدف طلبا کے اندر درج ذیل خصوصیت کو پیدا کرنا ہے:

- طلبا کے اندر حوصلہ افزائی پیدا کرنا۔
- طلبا کے اندر خود اعتمادی پیدا کرنا۔
- طلبا کے اندر پیشہ ورانہ مہارتیں پیدا کرنا۔
- طلبا کو مستقبل کی زندگی کے لیے تیار کرنا۔
- طلبا کو سماجی کارکن بنانا، جس سے وہ سماج میں اعلیٰ مقام حاصل کر سکیں۔
- طلبا کے اندر ترسیلی مہارتوں کو فروغ دینا۔
- طالب علم میں زندگی کی مہارتوں کو پیدا کرنا۔

غرض یہ کہ تعلیمی یا تدریسی ہدف کا مطلب ہے کہ طالب علم کے اندر ایک ایسی صلاحیت کو پیدا کرنا یا فروغ دینا جس سے وہ اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کر سکے۔ اور زندگی کے اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے ہم اپنے ہدف کو کئی مقاصد میں تقسیم کرتے ہیں اور ایک ایک مقصد کو حاصل کر کے اپنے ہدف کی طرف گامزن رہتے ہیں۔

تدریس کے مقاصد (Instructional Objectives)

تدریسی مقاصد کے معنی

کسی معاشرہ یا قوم کو ترقی کرنے کے لیے تعلیم کا سہارا لینا پڑتا ہے، جس سے ہماری نئی نسل معاشرہ کی اقدار، کلچر اور ثقافتی عوامل کے ساتھ ہم ربطگی قائم کر کے اپنے معاشرہ اور قوم کی خدمت اور حفاظت کر سکے، اس مقصد کو تعلیم و تدریس پورا کرتی ہے، تعلیم میں شامل ہر عنوان، ہر موضوع اور ہر مضمون کسی نہ کسی مقصد کو واضح کرتا ہے اور کسی نہ کسی طرح تعلیم کے عمل اور مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ اس بات

سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم تعلیمی ہدف کو حاصل کرنے کے لیے کئی مقاصد کو قائم کرتے ہیں اور ایک ایک مقصد کے حصول سے ہی اپنے طے شدہ ہدف تک رسائی حاصل کرتے ہیں، ایک معلم کے لیے اس بات کو واضح طور پر سمجھنا لازمی ہے۔ تعلیم کے تمام مقاصد اس مضمون کی ساخت پر مبنی ہوتے ہیں جو کہ طلبا کو ذہنی، جسمانی و جذباتی نشو و نما اور ترقی کی طرف مائل کرتے ہیں۔

تدریسی مقاصد کی اہمیت

آج کے دور میں جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کا استعمال درس و تدریس میں عام ہے۔ چونکہ ہم تدریس سے اپنے طے شدہ اغراض و مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ہدف تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں جو ہماری روزمرہ کی زندگی سے ہی نہیں بلکہ مستقبل کی زندگی سے بھی وابستگی رکھتا ہے۔ تعلیم کے مقاصد کی اہمیت اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہم طلبا کے اندر ضروری اقدار، روایات و رجحانات اور مہارتوں کو با آسانی فروغ دے سکیں، چنانچہ اساتذہ کے لیے بھی یہ بے حد ضروری ہے کہ ان کے ذہن میں یہ بات صاف ہو کہ ہم طلبا میں کن تصورات، خصوصیات اور مہارتوں کی نشو و نما کرنا چاہتے ہیں؟ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ کون سے اصول، کون سے حقائق، کون سی اقداریں، کون سے روایات و رجحانات کو پیدا کرنا چاہتے ہیں، جو طلبا کی مکمل نشو و نما کے لیے مختص ہوں۔ یہ تمام مقاصد مل کر ہمیں اپنے تدریسی و تعلیمی ہدف حاصل کرنے کی طرف گامزن کرتے ہیں۔ ذیل میں کچھ مقاصد کی مثالیں دی جا رہی ہیں

- مقاصد ایک تدریسی عمل کے لیے عام بیانات ہیں جو تعلیمی عمل کو ایک سمت فراہم کرتے ہیں۔(Wilson 2004)
- مقاصد کو کئی اغراض میں تقسیم کر کے حاصل کیا جاتا ہے اور کئی مقاصد مل کر ایک ہدف حاصل کرتے ہیں۔
- مقاصد طلبا کے اندر تخلیقی اور تنقیدی سوچ و عمل پیدا کرتے ہیں۔
- مقاصد سائنٹفک اور تکنیکی علم کو فروغ دیتے ہیں۔

تدریسی ہدف اور مقاصد کے موازنہ کا جدول

تدریسی ہدف	تدریسی مقاصد
ہدف نصاب تعلیم سے اخذ کردہ واضح بیانات ہوتے ہیں۔	تدریسی مقاصد عام طور پر وہ عمل ہیں جو نصاب کے ذریعہ حاصل کیے جاتے ہیں۔
ہدف کو غیر تکنیکی زبان میں بیان کیا جاتا ہے جو مقاصد سے زیادہ درستگی رکھتا ہے۔	تدریسی مقاصد غیر تکنیکی زبان میں وضاحتی طور پر بیان کیے جاتے ہیں۔
طویل مدتی ہوتے ہیں اور اس بات پر منحصر کرتے ہیں کہ ان کی وضاحت مقاصد میں کس طرح کی گئی ہے۔	طویل مدتی اور حاصل کرنے کی نوعیت کے ہوتے ہیں، اور تدریسی کارکردگیوں اور مضامین سے حاصل ہوتے ہیں۔
ہدف کو تعلیمی حکام، معاشرہ، علاقہ کی ضرورتیں، مضامین یا منصوبہ بندی کے دستاویز سے طے کیے جاتے ہیں۔	مقاصد کو معاشرہ کی تنظیمیں، سیاسی جماعتیں، تعلیمی نظام، اور اہم ریسرچ اور تحقیق کی بنیاد پر قائم کیے جاتے ہیں۔
طلبا کی اکتسابیت اور طلبا کا تعین قدر کرتے ہیں۔	مقاصد طلبا کے لیے تصورات قائم کرتے ہیں۔
طلبا کے علم و عمل میں پختگی پیدا کرتے ہیں۔	طلبا کا مضامین کے مقاصد پر تعین قدر کرتے ہیں۔

تدریس کے اغراض

تمام تعلیمی ہدف، تعلیمی نصاب کی تدوین اور خاکے ان تعلیمی مقاصد کی ہی طرف رخ کرتے ہیں جو معاشرے کی اقداروں روایتوں ضرورتوں کو مکمل کرتے ہوں، اور جن سے طلبا کی مکمل نشوونما اور ترقی ہوتی ہو، مگر بیک وقت تمام مقاصد کی حصولیابی ممکن نہیں۔ چونکہ اغراض ہدف کی سب سے چھوٹی اکائی ہوتی ہے اور تدریس کا واحد مقصد ہوتا ہے کہ ان مصغر اغراض کو درجہ کی تدریس سے بروقت حاصل کیا جائے۔ چھوٹے چھوٹے اغراض مل کر ہی ہمارا ایک مقصد مکمل کرتے ہے جو کہ ہدف کی طرف ایک مثبت قدم ہوتا ہے۔ اسی طرح اسکولوں میں حاصل شدہ مقاصد کے بھی کئی اقدام ہوتے ہیں اور مقاصد حاصل کرنے کا ہر اقدام اغراض کہلاتا ہے۔ مقاصد کا گہرا تعلق ان اقدار سے ہوتا ہے جو ہم کسی مضمون کی تدریس کے ذریعہ طلبا میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اغراض دراصل یہ ہی اقدار ہوتی ہیں جو ہم مقاصد حاصل کرنے کے لیے اقدام کرتے ہیں۔

تدریس کے اغراض کی اہمیت(Importance of Aims of Teaching)

- اغراض کے ذریعہ معلم اپنے مقاصد کی تعریف کر ان کو مختلف حصوں میں تقسیم کر حاصل کر سکتا ہے۔
- اغراض تعلیمی نتائج کے انتہائی مخصوص سطحوں کی عکاسی کرتے ہیں۔
- اغراض کے ذریعہ معلم طلبا کو اپنے اندر مثبت تبدیلی کی طرف مائل کر سکتا ہے۔
- اغراض کی مدد سے طلبا کے برتائو، روایات ورجحانات میں تبدیلی کی پیائش کی جاسکتی ہے۔
- اغراض طلبا کے اندر تبدیلی کا ایک ایسا بیان ہوتا ہے جو عام بھی ہو سکتا ہے اور خاص بھی۔

تدریس کے اغراض کی قسمیں(Types of Aims of Teaching)

بنجامن ایس بلوم(Bloom) اور میگر(Magyar) نے اغراض کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔

i. **تعلیمی اغراض(Educational Objectives)** : تعلیمی عوامل کی مدد سے طلبا کے اندر مثبت تبدیلی کی واضح تشکیل کی جاتی ہے۔

ii. **تدریسی اغراض(Instructional Objectives)** : تدریسی عمل سے طلبا کے اندر مقصود اور واضح تبدیلی کی تشکیل کی جاتی ہے۔

تعلیمی اغراض(Educational Objectives)

تعلیمی اغراض سے مراد وہ تبدیلیاں ہیں جو تعلیمی عوامل اور اکتسابی عوامل کے ذریعہ طلبا کے کردار وعادات میں پیدا کی جاتی ہیں ان کے تحت خصوصی تعلیم کے مقاصد کو حاصل کیا جاتا ہے اور مشاہدہ کرکے طلبا میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیائش کی جاتی ہے۔ تعلیمی اغراض کا تعلق نظام تعلیم سے ہوتا ہے جو کہ معاشرے اور قوم وملت کی مقصود ترقی کی بنیاد پر قائم کیے جاتے ہیں اور ان کا حصول معلم اور طلبا کے درمیان ہونے والے اکتسابی تجربات کے عمل پر ہی مبنی ہوتا ہیں۔ تعلیمی اغراض کو صرف درجہ اور اسکول کی چہار دیواری میں حاصل نہیں کیا

جا سکتا بلکہ معاشرے اور دیگر اداروں کے تجربات اور قدریں بھی اس میں شمولیت رکھتی ہیں۔ تعلیمی اغراض سماج کی ان اقدار، روایات، فلسفے اور ثقافتی مزاج کے ساتھ ساتھ معاشی، سیاسی اور ثقافتی بنیادوں پر بھی مبنی ہوتے ہیں۔

تدریسی اغراض(Instructional Objectives)

تدریسی اغراض کو درس و تدریسی عمل سے کمرہ جماعت میں ہی حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ درس و تدریسی مراحل کے ذریعہ ہم طلبا و طالبات کے اندر مطلوبہ کرداری تبدیلیوں کو حاصل کرنے کے لیے جو عمل کرتے ہیں اور جس میں مواد کے ساتھ ساتھ تدریسی طریقہ، حکمت عملیاں، اساتذہ کے تجربات، درس و تدریسی مراحل، تدریسی اشیاء، تدریسی عملی تجربات وغیرہ کی بھی شمولیت رہتی ہے اسی درس میں آپسی تبادلہ خیال، رہنمائی اور مشاورتی ہدایتوں سے طلبا کے داخلی کردار وعادات (Entering Behaviour) کو خارجی (Terminal Behaviour) مقصود کرداری عمل میں تبدیل کیا جاتا ہے اسی کو تدریسی اغراض کا حصول کہتے ہیں۔ تدریسی اغراض ہی در اصل تعلیمی اغراض کا حصول ہیں جو کہ درجہ میں درس و تدریسی عمل سے فوری طور پر طلبا میں مقصود تبدیلیاں رونما کرتے ہیں۔

تعلیمی و تدریسی اغراض کا موازنہ(Comparison of Educational and Instructional Objectives)

تعلیمی اغراض	تدریسی اغراض
تعلیمی اغراض مخصوص ہوتے ہیں،ان کا تعلق نظام تعلیم ،مدارس اور معاشرے کی کارکردگیوں سے ہوتا ہے۔	تدریسی اغراض مختصر اور واضح ہوتے ہیں اور ان کا تعلق درجہ کے تدریسی عمل سے ہوتا ہے۔
تعلیمی اغراض کی بنیاد تعلیمی فلسفہ کی بنیاد پر مبنی ہوتی ہے۔	تدریسی اغراض کی بنیاد نفسیات کے اصولوں کی بنیاد پر مبنی ہوتی ہے۔
تعلیمی اغراض طویل مدت میں حاصل کیے جاتے ہیں۔	تدریسی اغراض جماعت کی تدریس کے بعد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔
تعلیمی اغراض تعلیمی عمل کا احاطہ کرتے ہیں۔	تدریسی اغراض مضمون کا احاطہ کرتے ہوئے اس کے ارد گرد گھومتے ہیں۔
تعلیمی اغراض میں تدریسی اغراض بھی شامل رہتے ہیں۔	تدریسی اغراض ایک طرح سے تعلیمی اغراض کا ہی جزو ہوتے ہیں۔
تعلیمی اغراض معاشرہ، سیاسی جماعتیں اور بورڈ طے کرکے مستقبل کی تیاری کے عملی پہلو کو واضح کرتے ہیں۔	تدریسی اغراض میں معلومات، مہارتیں، اطلاق اور طلبا کی دلچسپی کے عمل شامل رہتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: تدریس کے اغراض و مقاصد بیان کیجیے۔

3.3 بلوم کے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی(Bloom taxonomy of educational objectives)

ایک عرصہ تک تدریسی مقاصد کا تعلق صرف مواد مضمون تک ہی محدود تھا۔ 1949 میں تدریسی مقاصد اور ان کی درجہ بندی پر سوچنے کا کام شروع ہوا اور دیگر تعلیمی کانفرنس کو منعقد کیا گیا، جس کا موضوع تعلیمی مقاصد کو متعین کرنا تھا۔ 1956 میں بی ایس بلوم(Bloom)اور ان کے ساتھیوں نے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی کی تجویزیں پیش کی اور تعلیم ودرس وتدریس سے متعلق تین علاقوں کی صراحت کی۔ یہ تینوں علاقے کسی فرد کے کردار وعادات میں مقصود بدلائو کے اعتبار سے تقسیم کرکے پیش کیے گئے ہیں۔

بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی تین علاقوں پر مشتمل ہے جو کہ تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے ہدایتی مقاصد اور ان کے عوامل کا احاطہ کرتے ہیں۔

- ذہنی علاقہ (Cognitive Domain): جس کا تعلق ذہن سے ہے۔
- جذباتی علاقہ (Affective Domain): جس کا تعلق انسانی جذبات واحساسات اور دلچسپی سے ہے۔
- نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ :(Psychomotor Domain) جس کا تعلق عملی کاموں اور جسمانی اعضاء سے ہے۔

تعلیمی مقاصد کی اس درجہ بندی کو جو بلوم اور ان کے ساتھیوں نے پیش کی اور جو تین علاقوں پر مبنی ہے کو ہی "بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی" کہا جاتا ہے۔ اس درجہ بندی میں تعلیمی مقاصد کے تینوں علاقوں کو اکتسابی عمل کے ذریعہ طلبا میں پیدا ہونے والی کردار وعادات کی تبدیلیوں کی تصریحات کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس درجہ بندی میں ہر علاقے کی مشکل پسندی کے اعتبار سے ذیلی مقاصد کے طور پر درجہ بندی کی گئی ہے۔ جو کہ نچلی سطح سے اعلیٰ سطح کی طرف مائل ہوتی ہیں، اور عام طور پر ہر علاقہ کی درجہ بندی میں مزید چھ علاقوں کی شمولیت رہتی ہے۔ اس درجہ بندی کے زریعہ معلم طلبا کے اکتسابی عمل کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اس علاقے کی درجہ بندی کے اعتبار سے ہی مقاصد کے حصول کو تدریسی مراحل اور تکنیکوں وحکمت عملیوں کے زریعے مقصود عمل تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ درجہ بندی اساتذہ کے لیے تدریس کے مقصود عمل حاصل کرنے کا ایک راستہ فراہم کرتی ہیں۔ جیسے ذہنی علاقہ میں اساتذہ طلباوطالبات کے ذہنی عمل، یاد داشت، اطلاقی عمل اور علم کو بیان کرنے کے اندازوں کو فروغ دیتے ہیں۔ اسی طرح جذباتی علاقہ کا تعلق طلباء کی دلچسپیوں، قدروں و صلاحیتوں پر مبنی ہوتا ہے جبکہ نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ میں طلبا کی مشق اور جسمانی اعضاء کے کام کرنے کے طریقہ کی وضاحت کی جاتی ہے۔

3.3.1 تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کے مختلف علاقے (ذہنی علاقہ، جذباتی علاقہ، حسی وحرکی علاقہ)

(Cognitive Domain, Affective Domain, Psychomotor Domain)

بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی تین علاقوں پر مشتمل ہے جو درج ذیل جدول میں واضح کی گئی ہیں

تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کے مختلف علاقہ

ذہنی علاقہ Cognitive Domain	جذباتی علاقہ Affective Domain	نفسیاتی یا حسی حرکی علاقہ Psychomotor Domain
معلومات (Knowledge)	قبول کرنا (Receiving)	نقل کرنا (Imitation)
تفہیم (comprehension)	ردعمل (Responding)	دست کاری کی مہارت (Manipulation)
اطلاق (Application)	آفادیت (Valuing)	درستگی کا ساتھ (Precision)
تجزیہ (Analysis)	مصوری (Conceptulization)	ادائیگی (Articulation)
ترکیب (Synthesis)	تنظیم (Organization)	ہم آہنگی (Coordination)
تعین قدر (Evaluation)	امتیازی خصوصیات (Characterization)	عادات کی پختگی (HabitFormation)

I. **ذہنی علاقہ یا وقوفی علاقہ (Cognitive Domain)**

بنجامن ایس بلوم نے 1956ء میں اپنی مقاصد کی درجہ بندی کا پہلا علاقہ پیش کیا جس کا نام ذہنی یا وقوفی علاقہ تھا اس میں انہوں نے مزید چھ مراحل پیش کیے جو کہ ادنیٰ سے اعلیٰ سطح کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ذہنی علاقہ طلبا و طالبات کی ذہنی اور شعوری صلاحیتوں کی نشو و نما، فروغ اور اور ان کی شناخت ہے۔ یہاں پر ہم طلبا کی مشکل پسندی اور ذہنی لیاقتوں کے اعتبار سے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں جس میں طلبا کی ذہنی لیاقتوں کے اعتبار سے تعلیمی و تدریسی مقاصد کو اخذ کیا جاتا ہے اور طلبا کے علم اور شعور کی باتیں تدریسی مضامین کے مواد سے پہچان کر درجہ میں حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ذہنی یا وقوفی علاقے میں مزید چھ علاقے پیش گوئی کی شناخت کے لیے ذیلی عناصر کی شکل میں شامل کیے گئے ہیں جیسے۔

معلومات (knowledge) : معلومات سے مراد پہلے حاصل کیے گئے علم اور اس کو یاد رکھنے اور وقت ضرورت اس کو دوبارہ پیش کرنے کی کوشش ہے یعنی معلومات طلبا کی یاد داشت پر مبنی ہے، ذہنی علاقہ میں یہ سب سے نچلی سطح ہے جس سے اکتسابی تجربات حاصل کرنے کی شروعات ہوتی ہے۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- سبق کو یاد رکھ سکے گا، سبق کا اعادہ کر سکے گا، علم کی دوبارہ شناخت کر سکے گا، ذہنی مہارتوں کو فروغ دے سکے گا۔

تفہیم (Comprehension): یہ ذہنی علاقہ کا دوسرا مرحلہ ہے جس میں طلبا کے اندر مواد کے معنیٰ اور مفہوم کی تفہیم یا سمجھ کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جس میں طالب علم تصورات، حقائق، اصولوں وغیرہ کی ظاہری خصوصیات کو فروغ دے سکے گا۔ یہاں

پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- مثالوں سے وضاحت کر سکے گا، وجوہات بیان کر سکے گا، درجہ بندی کر سکے گا، اندازہ لگا سکے گا، تشریح کر سکے گا۔

اطلاق (Application): اطلاق کے معنی ہیں کہ طالب علم اپنے مضمون سے تعلق رکھتے ہوئے علم کی معلومات کو تفہیم کے بعد اپنی زندگی سے تعلق رکھتی ہوئی کارکردگیوں میں استعمال کر سکیں۔ یہاں پر اکتسابی عمل کی سطح، تفہیم کی سطح سے بلند ہوتی ہے۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- سیکھے ہوئے علم کا مظاہرہ کر سکے گا، مشاہداتی حقائق کے ذریعہ نتیجہ اخذ کر سکے گا، عمل اور رد عمل کے باہمی تعلقات کے ذریعہ واقفیت حاصل کر سکے گا، علم کی پیش گوئی کر سکے گا۔

تجزیہ (Analysis) : تجزیہ کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ مواد کے اجزاء کو بامعنی اکائیوں میں تقسیم کرنا، تاکہ مواد کی ساخت کا منظم مطالعہ کیا جاسکے اور تصورات کو واضح طور پر سمجھایا جاسکے۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- سبق میں موجود عناصر کا تجزیہ کر سکے گا، سبق میں موجود عناصر کا باہمی طور پر تعلق قائم کر سکے گا، نئے اصول قائم کر سکے گا، مواد کے حقائق میں فرق اور موازنہ کر سکے گا۔

ترکیب (Synthesis) : ترکیب سے مراد اس صلاحیت سے ہے جس میں طلبا مواد کو بہت چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کر کے مواد کو منظم کرتے ہیں، ان کی وجوہات دریافت کرتے۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- سبق میں موجود مختلف عناصر کی ترتیب کے ساتھ منفرد طور پر ترسیل قائم کر سکے گا، سبق میں موجود مختلف عناصر کو ملا کر نئے منصوبے قائم کر سکے گا، سبق میں موجود مختلف عناصر کے آپسی نظریات و تجربات میں تعلق قائم کر کر سکے گا، نظریات و تجربات کے دلائل پر مبنی اصول اخذ کر سکے گا۔

تعین قدر (Evaluation): تعین قدر سے طلبا اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ کسی مضمون کے مواد کی اقداریں اور پیائش کر سکتے ہیں، ذہنی علاقہ میں یہ سب سے اعلیٰ سطح ہے اور سب سے زیادہ اہمیت کی حامل بھی، یہاں پر طلبا اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ مواد کے تعلق سے اندازہ لگا سکتے ہیں، پیائش کر سکتے ہیں، تنقید کر سکتے ہیں۔ یہاں پر ہم طالب علم سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو گا کہ

- مواد کا داخلی اور خارجی فیصلہ کر سکے گا، سبق کو پیش کرنے کے طریقہ مراحل وغیرہ کے داخلی عمل کی پیائش، اندازہ قدر اور حتمی فیصلہ کر سکے گا، سبق کے مختلف مراحل کے خارجی عمل کی پیائش، اندازہ قدر اور حتمی فیصلہ کر سکے گا۔

II. جذباتی علاقہ (Affective Domain)

بلوم کی درجہ بندی میں یہ دوسرا علاقہ ہے جسے بلوم، کراتھوال اور ماریانے 1964 میں پیش کیا تھا۔ جس کا مقصد طلبا کے جذباتی علاقہ کو سمجھ کر واضح کرنا تھا۔ جذباتی علاقہ طلبا کے احساسات وجذبات پر مبنی ہوتا ہے ۔ اس میں طلبا کی دلچسپی روایات و رجحانات، سماجی و نجی اقداریں، پسند ناپسند، عقیدے شامل رہتے ہیں جن سے ایک شخص متاثر ہوتا ہے اور کچھ حد تک اس کی شخصیت کہیں نہ کہیں ان عناصر کے

عکس کا مجسمہ پیش کرتی ہے۔ یہ علاقہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس علاقے کے ذریعہ جذبات و احساسات سے تعلق رکھنے والی صلاحیتوں کی نشو و نما کی جاتی ہے۔ یہ علاقہ بھی مزید چھ مختلف علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس کی درجہ بندی کو ہم نیچے واضح کر رہے ہیں۔

- **قبول کرنا(Receiving)** : کوئی بھی شخص کسی نئی معلومات کو حاصل کرنے کے لیے اسی وقت تیار ہو گا جب اس کی اقدار، دلچسپی، جذبات اور احساسات تائید کریں ورنہ تدریسی عمل رائیگاں ہی چلا جائے گا۔ اس کے افعال ہیں؛ سماعت کرنا، قبول کرنا، ترجیح دینا، چننا، توجہ مرکوز کرنا، حاصل کرنا۔
- **رد عمل(Responding)** : یہ عمل کسی شخص کے رد عمل یا جواب دینے کی صلاحیت کو واضح کرتا ہے۔ یہ صلاحیت طلبا کی پسند ناپسند اور اقداری عمل سے پر ہوتی ہیں، کوئی بھی طالب علم تبھی جواب دے گا جب اس کی اقداری صلاحیتیں اور پسندیں اس میں شامل ہوں گی۔ اس صلاحیت کے عام افعال ہیں؛ جواب دینا، الفاظ کہنا، سماعت کرنا، فلاح کرنا، مجسمہ بنانا، تحریر کرنا۔
- **افادیت(Valuing)** : یہ جذباتی علاقہ کی تیسری سطح ہے جو ہمیں کسی شخص کی خاص اقدار اور اصولوں کو اپنانے اور استعمال کرنے کی افادیت قائم کرنا بتاتا ہے۔ افادیت کی صلاحیت کے افعال ہیں؛ متاثر کرنا، شامل کرنا، اشارہ کرنا، طے کرنا، شامل ہونا، قبول کرنا وغیرہ
- **مصوری کرنا(Conceptualization)** : جذباتی علاقہ میں طلبا و طلبات کے اندر موجود انداز فکر کو یہ سطح واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس میں کوئی شخص کسی مسئلہ کے حل کی مصوری اپنی دلچسپی، اقدار اور پسند ناپسند کی صلاحیتوں کے اعتبار سے کرتا ہے۔ اس علاقہ کے افعال ہیں؛ فرق بتانا، رابطہ قائم کرنا، مظاہرہ کرنا، اشارہ کرنا، موازنہ کرنا وغیرہ
- **تنظیم (Organization)**: جذباتی علاقہ کی یہ صلاحیت کسی شخص میں کچھ خاص اقدار کو بننے اور ان کے فروغ دینے سے متعلق ہے اس صلاحیت کے افعال میں شامل رہتے ہیں؛ منظم کرنا، رشتہ توضیح دینا، چننا، معین کرنا، اندازہ قائم کرنا، منصوبہ بندی کرنا وغیرہ
- **امتیازی خصوصیات(Characterization)**: یہ جذباتی سطح کے مقاصد کی سب سے اعلیٰ سطح ہے۔ اس سطح تک آتے آتے ایک طالب علم اپنی اقدار، روایات اور رجحانوں کے ساتھ ساتھ دلچسپی پسند اور ناپسند سے بہت اچھی طرح واقف ہو جاتا ہے اور اس کے تمام کام انہیں صلاحیتوں سے فروغ پاتے ہیں اور اس کی شخصیت انہیں عناصر سے پہچانی جاتی ہے۔ اس صلاحیت کے عام افعال ہیں؛ دوبارہ غور کرنا، بدلنا، حاصل کرنا، مظاہرہ کرنا، پہچان لینا، فلاح کرنا وغیرہ

III. نفسیاتی یا حسی و حرکی علاقہ (Psychomotor Domain)

لفظ "سائیکو موٹر" کا مطلب نفسیاتی اور حرکی سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔ جس کا سیدھا تعلق عملی کاموں اور عمل سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جسمانی اعضاء کو بار بار حرکتی مشق فراہم کر کے عادات قائم کرنا جیسے ٹائپنگ، ڈرائنگ، پینٹنگ، وغیرہ۔ اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کام کو کرنے کے لیے نفسیاتی طور پر تیار ہے تو وہ ذہنی طور پر بھی تیار ہو گا اور یہ کام بہ خوبی انجام تک پہنچ جائے گا۔ نفسیاتی علاقہ بھی مزید چھ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس کی درجہ بندی کو ہم نیچے واضح کر رہے ہیں۔

- **نقل کرنا(Imitation)** : نفسیاتی یا حسی حرکی علاقے کی اس سطح پر طلبا کے اندر نقل کرنے یا بار بار دہرانے اور مشق کی کارکردگی کروائی جاتی ہے جس سے ان کی عادات قائم ہو سکیں اور اس مخصوص عمل میں مہارت حاصل کر سکیں۔

- **دست کاری کی مہارت (Manipulation)**: اس سطح پر طالب علم دو چیزوں کے آپسی تعلقات کو سمجھتا ہے کہ دو چیزوں میں کس طرح جوڑ توڑ کرتے ہوئے بدلائو لائے جاسکتے ہیں کو سمجھ کر اس طرح کے جوڑ توڑ کو کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں پر طلبا مشاہدات کے ذریعہ اور اس میں اپنی عقل کا استعمال کرتے ہوئے کچھ بدلاو کرتے ہیں اس طرح وہ دو چیزوں میں آپسی تعلقات قائم کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں۔
- **درستگی کا ساتھ (Precision)**: اوپر کی دونوں سطحات کو حاصل کرنے یعنی بار بار مشق کرنے اور اس عادت میں مشاہدہ اور جوڑ توڑ کو شامل کرتے ہوئے ایک وقت ایسا آتا ہے جب کہ طالب علم اس کام میں درستگی حاصل کر لیتا ہے۔ درستگی ہی کسی کام میں مہارت تسلیم کی جاتی ہے اور طالب علم اس مہارت کو اس سطح پر حاصل کر لیتا ہے یہ ہی اس سطح کا مقصد ہے۔
- **ادائیگی (Articulation)**: اس سطح پر طالب علم اپنے سیکھے ہوے علم میں کچھ نہ کچھ نئے زاویے شامل کرتا ہے، کبھی نئے سلسلے قائم کرتا ہے یا پھر کسی دوسرے کام سے رشتہ توضیح دے کر اس کام میں نئے طریقہ کی صلاحیت پیدا کر لیتا ہے اور اس صلاحیت کو حاصل کرنے کی مخصوص وجہ سے مشہور ہو جاتا ہے یا جانا جاتا ہے۔
- **ہم آہنگی (Coordination)**: اس سطح پر طالب علم کسی کام کے تمام عناصر کو بہت اچھی طریقہ سے سمجھ کر ان تمام عناصر کو ہم آہنگ کرتا ہے اور جن عناصر میں بدلائو درکار ہیں کرنے کی کوشش کرتا ہے اور تمام عناصر میں رشتہ توضیح دینے کی کوشش کرتا ہے۔
- **عادات کی پختگی (Habit Formation or Naturalization)** : یہ نفسیاتی علاقہ کی سب سے اعلیٰ سطح ہے یہاں تک آتے آتے طالب علم بہت آرام اور سکون محسوس کرتا ہے اور کسی مخصوص کام میں مہارت حاصل کر لیتا ہے اور اس مخصوص کام کو بہت آسانی سے انجام دینے لگتا ہے اور اسے کسی دشواری یا پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اب طالب علم اس کام کا ماہر ہو چکا ہے۔

بلوم کے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کے یہ تینوں علاقے ہمیں واضح کرتے ہیں کہ جب طالب علم کوئی نئی چیز سیکھتا ہے تو یہ آموزش کسی ایک علاقہ میں مہارت حاصل کرنے سے نہیں ہوتی۔ آپ نے دیکھا کہ زیادہ تر مقاصد کا آپس میں کچھ نہ کچھ رشتہ ہے اور تینوں ہی علاقے تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے اہم ضروری اور کوشاں ہیں۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم ایک تدریسی مواد کے ذریعہ کوئی تجربہ حاصل کر رہا ہے تو اس طالب علم کو تینوں ہی علاقوں میں مہارت کی ضرورت پڑے گی۔ یعنی وقوفی علاقہ سے وہ علم حاصل کرے گا، جذباتی علاقہ سے وہ اس عمل میں تجسس اور دلچسپی قائم کرے گا اور نفسیاتی یا حسی وحرکی علاق سے اس تجربہ کو صحیح طریقہ سے انگلیوں اور دست کا استعمال کر سیکھے گا۔ ان سبھی وجوہات کی بنیاد پر بلوم کی درجہ بندی میں یہ تینوں علاقے شامل کیے گئے ہیں کہ طالب علم کسی مواد کے تمام نظریاتی و تجرباتی نوعیت کے مقاصد میں مہارت حاصل کر سکیں اور یہ کام ایک ماہر معلم کی نگرانی اور سرپرستی میں بہ خوبی انجام دیا جاسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)

سوال: بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کے تین علاقوں میں سے کسی ایک علاقے کی وضاحت کیجیے۔

3.4 درجہ کے نظم و نسق اور تنظیم کے معنی

(Meaning of Classroom management and organization)

درجہ کا نظم و نسق اور تنظیم تعلیمی و تدریسی عمل میں اہم مقام رکھتا ہے۔ آپ تصور کیجیے کہ جب آپ درجہ میں درس فراہم کرنے کے لیے داخل ہوں تو درجہ میں طلبا "کاغذ کے ہوائی جہاز" اڑا رہے ہوں، میزوں کے درمیان دوڑ لگا رہے ہوں، شور مچا رہے ہوں، تو ایسے ماحول میں آپ درس کیسے فراہم کریں گے جبکہ آپ ایک لفظ نہیں بول سکتے چونکہ اس شور میں آپ کی آواز طلبا تک نہیں پہنچے گی۔ درجہ کی درس و تدریس میں سزا ممنوع ہے اور جسمانی، جذباتی و ذہنی تشدد میں شمار کی جاتی ہے، تو آپ کیا کریں گے؟ یہ تمام نوعیتیں تبھی منظر عام پر آتیں ہیں جب درجہ کی تنظیم غیر منصوبہ بندی اور ناقص عوامل پر مبنی ہو، جو آپ کو دشواریوں اور پریشانیوں میں مبتلا کر دے گی۔

درجہ کا نظم ایک اصطلاح ہے، جو تدریس کے با مقصد عمل کو مکمل کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے، "کہ آیا درجہ میں تدریسی نظام بغیر کسی خلل کے با آسانی چل رہا ہے"۔ تدریس ایک مشکل عمل ہے اور درجہ کی تنظیم اگر صحیح نہ ہو یا درجہ کے نظم و نسق اور نظم و ضبط میں دشواری ہو، تو تدریس کا عمل ممکن نہیں اور یہ حالات اساتذہ کے لیے بہت ہی مشکل پیدا کرتے ہیں۔ کئی اساتذہ تدریس کی اس مشکل صورت حال کے سبب اپنا تدریسی پیشہ ہی چھوڑ دیتے ہیں، 1981ء میں US نیشنل ایجوکیشن ایسوسی ایشن نے اپنی تحقیق میں بتایا کہ 36 فیصد اساتذہ کو صرف درجہ کی نظم و نسق کی خرابی کی بنیاد پر تدریس کے پیشہ کو دوبارہ اپنانا نہیں چاہتے، اس کی بڑی وجہ طلبا کا منفی رویہ اور نظم و ضبط کی دشواری تھی۔ مگر اس نظم و ضبط کی خرابی کے لیے صرف طلبا ہی ذمہ دار نہیں، بلکہ کئی عناصر اور بھی ہیں جو درجہ کے نظم و ضبط کی خرابی میں اپنا منفی کردار ادا کرتے ہیں جیسے

- **اساتذہ:** کچھ اساتذہ بھی درجہ میں نظم و ضبط کی خرابی کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ایک تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ 20% اساتذہ اپنے پیشہ کے ساتھ انصاف نہیں کرتے جس میں ان کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی کمی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اس کے بعد اساتذہ اپنے مضامین میں آئی تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگی نہیں کر پاتے اور وقت سے پچھڑ جاتے ہیں۔ کچھ اساتذہ کی نجی زندگی کی دشواریاں اور جلد امیر ہونے کے خواب کی وجہ سے بھی اس پیشہ کے ساتھ انصاف نہیں کر پاتے اور کسی دوسرے پیشہ میں اپنی قسمت آزمانے لگتے ہیں۔ اس غیر مثالی صورت حال کے باوجود کچھ اساتذہ سیدھے طریقہ پر چلتے ہوئے اس پیشہ سے محبت اور لگن رکھتے ہیں اور درس تدریس کو خوشگوار بنانے کی

کوشش کرتے رہتے ہیں۔

- **منتظمین:** کچھ اسکولی منتظمین اور سرکاری آفیسر بھی اس خرابی کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں جس کی وجہ صحیح پالیسی اور منصوبہ بندی کی کمی کے ساتھ ساتھ اسکولوں اور کالجوں میں انسانی اور غیر انسانی وسایل کی کمی، پیسہ کی کمی، اساتذہ کی کمی اور جو اساتذہ ہوتے بھی ہیں ان کو بھی دوسرے سرکاری کاموں میں لگادیا جانا، مضامین کے اعتبار سے اساتذہ کا تقرر نہیں کیا جاتا وغیرہ کی وجہ سے نظم وضبط متاثر ہوتا ہے۔
- **نصاب:** اسکولوں میں پرانے مضامین پرانے طریقہ سے ہی پڑھائے جاتے ہیں، جن سے انسان منطقی اور فلسفی تو بن سکتا ہے مگر زندگی کی صلاحیتوں کو حاصل کرنے کے لیے پیشہ ورانہ مضامین کی طرف رخ کرنا اور جدید تکنیکوں سے آراستہ مضامین کی تدریس دینا لازمی ہے۔ ہر مضمون کسی نہ کسی پیشہ سے تعلق رکھتا ہوا ہو اور ہر مضمون کی تمام تر مہارتیں طلبا کے اندر پیدا کی جانی لازمی ہیں، جو کہ صرف موثر تدریس سے ہی ممکن ہے۔
- **اسکولی ماحول میں خرابی:** اسکولوں وکالج میں باہری لوگوں کی مداخلت، شور شرابہ، بازار وغیرہ کا شور شرابہ، تدریسی آلات کی کمی، آب وہوا کی کمی، دیگر تمام سہولتوں کا مہیانہ ہونا وغیرہ بھی تدریس کو متاثر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ اہم چیزیں ہیں جو درجہ کے نظم و ضبط پر منفی طور پر اثر انداز ہوتی ہیں جیسے قاعدے و قوانین کا صحیح ڈھنگ سے استعمال نہ ہونا، تعلیمی و تدریسی اقداروں کی پاسبانی نہ کرنا، اساتذہ، طلبا اور اسکولی منتظمین میں ترسیل کی کمی، اساتذہ و طلبا کے درمیان ہم آہنگی نہ ہونا اور تعلقات اچھے نہ ہونا۔

مندرجہ بالا تمام امور درجہ کے نظم ونسق اور تنظیم میں درس وتدریس کی تمام سرگرمیوں کے عمل سے تعلق رکھتے ہیں، جس کو درجہ میں بہ حسن خوبی انجام دینا مقصود ہوتا ہے، اس کے لیے اوپر بیان کی گئی تمام تدریسی رکاوٹوں کو دور کرکے ہم درجہ میں طلبا کے سماجی روایات، تعلیمی مصروفیت قائم کرسکتے ہیں، اور درجہ میں نظم وضبط اور نظم ونسق کے ساتھ ساتھ موثر تنظیم بھی کرسکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: درجہ کی تنظیم سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے ۔

3.5 درجہ کے نظم ونسق اور تنظیم میں استاد کا کردار

(Role of Teacher in Classroom management and organization)

تدریس کے پورے عمل میں ایک معلم کا بہت ہی اہم رول ہوتا ہے۔ چونکہ ایک معلم ہی تعلیم و تدریس کا سب سے اہم جزو ہوتا ہے اور یہ استاد ہی ہیں جو تدریسی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں جن سے طلبا کی شخصیت کی مکمل نشوونما فروغ پاتی ہے۔ اس لیے معلم کی ہی ذمہ داری ہے کہ وہ تدریس کے اس مقصود عمل کو حاصل کرے۔ جدید دور میں درس وتدریس عناصر اور ماحول میں سب

سے اہم مقام طلبا و طالبات کو فراہم کیا گیا ہے۔ کسی بھی مضمون کی تدریس کے لیے اس مضمون کے معلم کی خوبیوں اور کمیوں کو پہچاننا ضروری ہے۔ ہر مضمون کے استاد کو پہچاننے کے لیے تدریسی خوبیوں کی وضاحت کرنی ہوگی، جو کہ تعلیمی لیاقتوں، پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور کرداری عمل سے وابستگی رکھتی ہیں۔ ایک معلم میں درج ذیل اوصاف کا ہونا لازمی ہے۔

i. تعلیمی لیاقتیں (Academic Qualifications) : ایک معلم کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے مضمون کا ماہر ہو، جس کے لیے اس کو اس مضمون میں گریجوئٹ یا پوسٹ گریجوئٹ ہونا چاہیے۔ اس مضمون کا اچھا علم ہونا چاہیے، اس مضمون کے تدریسی آلات، نظریات اور تجربات پر اس کی گرفت ہونی چاہیے تاکہ وہ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح پر موثر درس فراہم کر سکے۔

ii. پیشہ ورانہ تعلیمی لیاقتیں (Professional Qualifications): ایک معلم کے پاس تدریسی پیشہ ورانہ ڈگری بھی ہونی چاہیے جس سے معلم درج ذیل تدریسی مہارتیں حاصل کر سکے۔

- مضمون سے متعلق تدریسی طریقہ (Method of Teaching) کا علم
- مضمون سے متعلق تجربات (Practical Competencies) اور تجربہ گاہ کو استعمال کرنے کی مہارت۔
- مضمون کی مختلف غیر درسی کارکردگیوں کو منعقد کرنے کا علم جیسے اسکولی زندگی کی مہارتیں، تعلیمی دورے، میوزیم و نمائش وغیرہ کے بندوبست کی مہارتیں۔
- تدریسی آلات کے استعمال اور رکھ رکھاؤ کی جانکاری۔
- تدریسی اشیاء تیار کرنے اور ان کو استعمال کرنے کی صلاحیتیں۔
- منصوبہ سبق، اکائی کی منصوبہ بندی اور منصوبہ عمل کی تیاری کی مہارت۔
- تعین قدر اور اسکولی تحصیلی جانچ کے ساتھ ساتھ CCE مسلسل تعین قدر کے عمل کے استعمال کی جانکاری۔

iii. ایک معلم کی عام صلاحیتیں (General Competencies of a Teacher)

اوپر بیان کی گئی تمام صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ ایک معلم میں درج ذیل تمام خوبیوں کا بھی ہونا لازمی ہے

- سچائی اور ایمانداری، جوش و خروش، تدریس کا ذوق و شوق، خود اعتمادی، جمہوری نظریہ، محنت کش، طلبا سے محبت اور شفقت۔

iv. **ایک معلم کی خاص صلاحیتیں**

ایک مضمون استاد میں کچھ خاص صلاحیتیں ہونا لازمی ہیں

- مضمون اور مواد مضمون کا صحیح نظریاتی، تجرباتی اور مثالی علم۔
- مضمون اور مواد مضمون کے تجربات اور عملی استعمال کا علم۔
- ان مضامین اور مواد مضمون کی جانکاری جو معلم کے مضمون سے تعلق رکھتے ہیں۔
- ترسیلی مہارتوں کے استعمال کا علم اور زبان و بیان پر عبور۔
- مضمون اور مواد مضمون کی تدریسی مہارتوں پر عبور۔

- مضمون اور مواد مضمون میں ہونے والی تبدیلیوں اور سماج کی اقدار اور بدلاو کا علم۔
- مضمون اور مواد مضمون کی منصوبہ بندی اور تدریسی اشیاء کے استعمال کا شوق۔
- طلبا اور طالبات کو محرکات اور تقویت فراہم کرنے کی صلاحیتیں۔
- طلبا اور طالبات کی رہنمائی اور مشاورت کرنے کی صلاحیتیں۔
- طلبا اور طالبات کے ساتھ آپسی تبادلہ خیال اور سوال وجواب جمہوری طریقہ سے کرنے کی مہارت۔

درج بالا پیش کی گئیں معلم کی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اساتذہ کو جدید تکنیکوں اور تدریس میں استعمال ہونے والے جدید تدریسی آلات، حربوں، ترکیبوں، تکنیکوں، حکمت عملیوں کی جان کاری بھی ہونا اور ان کو استعمال کرنے کی صلاحیتیں ہونا بھی لازمی ہیں، تبھی ایک استاد درجہ میں نظم ضبط کے ساتھ ساتھ نظم و نسق بھی قائم کر سکتا ہے۔

ذیل میں تحقیق سے ثابت شدہ درجہ کے نظم وضبط کی کچھ حکمت عملیاں اور تکنیکیں دی جا رہی ہیں جن کو اساتذہ سمجھ کر اپنے درس کے دوران استعمال کریں

- **اساتذہ کا مثالی طرز عمل یا کردار کا نمونہ پیش کرنا:** اساتذہ اس طرز عمل کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کریں جو آپ طلبا میں دیکھنا چاہتے ہیں جن میں وہ شامل رہتے ہیں جیسے شائستہ زبان میں گفتگو کرنا، تمام طلبا کے ساتھ تعلق قائم کرنا، طلبا کو اپنی بات کہنے اور سننے کا پورا موقع فراہم کرنا، طلبا کو عزت فراہم کرنا، تدریس کے مضامین کی مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں۔
- **اسکولی قاعدے قانون کی پاسبانی:** اسکولوں کے قاعدے و قوانین قائم کرنے میں طلبا کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کی مدد بھی حاصل کریں۔
- **درجہ میں طلبا کو جسمانی، ذہنی اور جذباتی زدوکوب کرنے سے بچیں:** ایک استاد کے طور پر پورے درجہ کے طلبا کو سزا نہ دیں یہ طلبا کے ساتھ آپ کے تعلقات کو خراب کر دیں گے۔ اگر کوئی طالب علم سزا کا مستحق ہے تو اس طالب علم کو الگ بلا کر اس سے بات کریں، اس کے والدین سے رابطہ قائم کریں اور اس طالب علم کو تعلیم و تدریس کی اہمیت سے روشناس کروائیں۔
- **مثبت طرز عمل کو فروغ دیں:** طلبا کو درس و تدریس میں شامل کریں، سوال پوچھنے کے لیے حوصلہ افزائی کریں، مضمون سے تعلق رکھتی ہوئی دشواریوں کو دور کرنے کے لیے مثالوں اور تجربات کو فوقیت دیں، فوری باز رسائی فراہم کریں، طلبا کے پوچھے گئے اچھے سوال، اچھی کارکردگی اور اچھے عمل کی تعریف تختہ سیاہ پر لکھ کر کریں جس سے طلبا میں نہ صرف حوصلہ افزائی پیدا ہوگی بلکہ طلبا کے اندر خود اعتمادی، اصول واقدار کو پہچاننے اور اپنانے کی تقویت بھی حاصل ہوگی۔
- **اشاروں کا استعمال ضرور کریں:** تدریس کے دوران اگر آپ اشاروں کا استعمال کرتے ہیں تو آپ بیک وقت دو طرح سے طلبا سے تعلق قائم کرتے ہیں۔ ایک آوازوں کی زبان سے، دوسرے اشاروں کی زبان سے، تو اساتذہ کو تدریس کے دوران اشاروں کی زبان کا استعمال ضرور کریں، اگر تدریس کے دوران طالب علم کوئی غیر متعلق کارکردگی کر رہا ہو تو اسے اشارے سے روکیں، اشاروں سے ہی طلبا کو بغور سماعت کرنے کے لیے مدعو کریں اور اشاروں سے ہی ان کی حوصلہ افزائی بھی کریں، مگر اشاروں کو چنتے وقت بہت زیادہ محتاط رہنے

کی ضرورت ہوتی ہے، اپنے ہاتھوں انگلیوں اور آنکھوں کا استعمال کرتے وقت زیادہ محتاط رہیں۔ اشاروں سے طلبا درس پر اپنی توجہ کو مرکوز رکھتے ہیں۔

- طلبا کی کارکردگیوں اور کامیابیوں کے لیے درجہ میں کوئی تقریب بھی منعقد کریں اور طالب علم کی کامیابیوں خواہ وہ اسکولی تحصیل کی ہوں، کھیل کود کی یا معاشرہ کی، تمام کے لیے طلبا کی تعریفیں کی جانی چاہیے۔ یہ طلبا کو تقویت اور کمک فراہم کرنے کی ایک مثبت تکنیک ہے۔
- تدریسی مضامین کے مواد کو پیش کرتے ہوئے اس کی اہمیت و افادیت بیان کریں اور طلبا میں اس مواد کے تعلق سے جوش و خروش بھی پیدا کریں۔ ساتھ ہی ساتھ خاموش طلبا کے لیے الگ سے ایک وقت مقرر کرکے ان کی دشواریوں کو دور کرنے کے لیے متعدد سرگرمیوں کا اہتمام کریں۔
- تدریس میں طلبا کے مختلف گروپ بنا کر تعلیمی کارکردگیوں، پروجیکٹ، گھر کے کام وغیرہ کا نظم کریں۔
- تمام طلبا کو قریب سے جاننے کی کوشش کریں، جس کے لیے طالب علم کے ساتھ گفتگو، بحث و مباحثہ اور رہنمائی و مشاورت کا بھی اہتمام کریں۔

درج بالا تکنیکوں کے استعمال سے ہم درجہ میں درس و تدریس عمل کے دوران درجہ میں نظم و ضبط کے ساتھ ساتھ نظم و نسق بھی قائم کر سکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: درجہ کے نظم و نسق اور تنظیم میں استاد کا کردار کو کیجیے۔

3.6 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- تعلیم کی اہمیت اور افادیت ایک معاشرے کے لیے بہت اہم ہوتی ہے اسی بات کو واضح کرتے ہوئے ارستو نے کہا تھا کہ ”تعلیم یافتہ شخص ایک بغیر تعلیم یافتہ شخص سے اسی طرح معتبر ہے جس طرح ایک زندہ شخص مردہ شخص سے۔“
- تعلیم ایک با مقصد عمل ہے جس کے مقاصد تدریس سے حاصل کیے جاتے ہیں، اور تدریس ایک ایسا عمل ہے جو کہ انسانی تہذیب کی شروعات سے ہی رائج ہے۔

- تعلیمی اغراض سے مرادوہ تبدیلیاں ہے جو تعلیمی عوامل اور اکتسابی عوامل کے ذریعہ طلبا کے کردار وعادات میں لائی جاتی ہیں اور خصوصی تعلیم کے مقاصد کو حاصل کیا جاتا ہے اور مشاہدہ کر کے طلبا میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیائش کی جاتی ہے۔
- بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی تین علاقوں پر مشتمل ہے جو کہ تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے ہدایتی مقاصد اور عوامل کا احاطہ کرتے ہیں۔

3.7 فرہنگ(Glossary)

ہم آہنگی(Coordination)	دو چیزوں کے ساتھ رشتہ قائم کرنا یا ہم آہنگ کرتا ہے۔
درجہ کے نظم ونسق	درجہ یا کلاس کے تدریسی ماحول کو قائم کرنا۔
درجہ کے نظم وضبط	درجہ میں اساتذہ وطلبا کے درمیان ربط۔
منتظمین	اسکول کو منظم کرنے والے اراکین۔
ذہنی علاقہ	ذہن سے تعلق رکھتی ہوی صلاحیتوں پر مبنی ہوتا ہے۔
جذباتی علاقہ	جذبات واحساسات، دلچسپی اور حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔
حسی وحرکی علاقہ	جسمانی اعضاء پر مبنی ہوتا ہے۔

3.8 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

4. تدریسی اغراض کو حاصل کیا جاسکتا ہے؟
   (a) کافی وقت میں (b) مقررہ وقت میں
   (c) کبھی نہیں (d) وقت کی کوئی معیاد طے نہیں

7. طلباء کے کردار وعادات میں ہونے والی تبدیلیوں کو معلم کس طرح پیائش کر سکتا ہے؟
   (a) اغراض سے (b) طلباء کے عمل سے
   (c) مقاصد سے (d) اسکول ریکارڈ سے

8. جو مقاصد مکمل تعلیمی عمل کا احاطہ کرتے ہیں، ان کو کیا کہتے ہیں؟
   (a) تدریسی مقاصد (b) عام مقاصد
   (c) تعلیمی مقاصد (d) خصوصی مقاصد

9. بلوم نے تعلیمی مقاصد کی پہلی دردرجہ بندی کب پیش کی؟

(a) 1956 (b) 1966

(c) 1957 (d) 2001

10. تجزیہ (Analysis) بلوم کی درجہ بندی کے کس علاقہ سے تعلق رکھتا ہے؟

(a) وقوفی علاقہ (b) جذباتی علاقہ

(c) نفسیاتی یا حسی و حرکی علاقہ (d) کسی علاقہ سے نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

6. ایک معلم کمرہ جماعت میں کون سے مقاصد حاصل کرتا ہے اور یہ مقاصد کیسے قائم کیے جاتے ہیں؟

7. تدریسی مقاصد کے معنی بتاتے ہوے ان کی اہمیت کو واضح کیجیے؟

8. بلوم کی درجہ بندی کے تینوں علاقوں کی درجہ بندی بیان کیجیے؟

9. اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ میں بلوم کے مقاصد کو بیان کیجیے؟

10. اغراض اور مقاصد کے درمیان فرق واضح کیجیے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

3. بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کو وضاحت کے ساتھ بیان کیجیے اور وقوفی علاقہ کے افعال واضح کریں؟

4. ایک معلم کے اوصاف عمومی، خصوصی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے اعتبار سے واضح کریں؟

3.9 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

1. Mohan, Radha. (2015). "Teaching of Physical Science." Hyderabad. Neel kamal Publisher, Pvt. Ltd.

2. Ministry of HRD (1993), Learning without Burden, Report of the Advisory Committee appointed by the MHRD, Department of Education, New Delhi.

3. NCERT (2005), National Curriculum Framework -2005, English Edition, NCERT, New Delhi .

4. Goals and Objectives of Pedagogy. Available from: https://www.researchgate.net/publication/345156302_Goals_and_Objectives_of_Pedagogy [accessed Jul 05 2022.[

5. Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India

6. Ansari, T. A. (2016). Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.